بھینس کی قربانی احادیث سے ثابت ہے یا نہیں

سوال: رسول اکرم ﷺ سے بھینس کی قربانی ثابت نہیں ہے لہذا بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے اگر ثابت ہوتو تحریر فرمائیں تا کہ ہم سب بھی اس پر عمل کریں ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہی عمل کرے جس کو فداہ روحی وأبي وأمي ﷺ نے فرمایا ہو، یا خود کیا ہو یا کسی شخص کو کرتے دیکھا ہو، اور اس کو منع نہ کیا ہو، لہذا حنفیہ حضرات اس مسئلہ پر ما أنا علیه وأصحابي کے مطابق کوئی سنت رسول یا کم از کم سنت صحابہ ہوتو دکھلا دیں تو ہم لوگ تسلیم کرنے کو تیار ہیں ورنہ اسکا اقرار کریں کہ یہ یعنی بھینس کی قربانی کا مسئلہ حدیث پاک کے خلاف ہے اور حنفیہ اس مسئلہ میں یتیم فی الحدیث ہیں۔

جواب:- یہ صحیح ہے کہ سوائے ابل وبقر وغنم کے اور جانوروں کی قربانی ثابت نہیں ہے قال في الهداية: "ولم ينقل عن النبي ﷺ ولا الصحابة رضی اللہ عنہم التضحية بغير الإبل والبقر والغنم" انتهى، أما التضحية بالإبل ففي مسلم في حديث جابر الطويل، وأما البقر ففي حديث عائشة وجابر في الصحيحين وأما الغنم ففي حديث أنس في الصحيحين

لیکن جاموس بقر ہی کی ایک نوع ہے ہندی میں اسے بھینس کہتے ہیں اور فارسی میں گاومیش کہتے ہیں اور عربی میں جاموس قال صاحب القاموس الجاموس معرب گاومیش اس کا نام فارسی خود صراحت کے ساتھ اس پر دال ہے: وقد صرح بذلک الفقهاء وغيرهم، قال النووی في شرح المهذب (٣٩٣/٨) شرط المجزی في الأضحية أن يكون من الإنعام وهي الإبل والبقر والغنم وسواء في ذلک جميع أنواع الإبل من البخاتي والعراب وجميع أنواع البقر من الجواميس والعراب والدربانية وجميع انواع الغنم من الضأن والمعز وأنواعهما اهـ والله اعلم.

علامہ ابوالولید بن رشد الحفید بداية المجتهد ٢٥٣/١ میں لکھتے ہیں: أجمع العلماء على جواز الضحايا من جميع بهيمة الأنعام اهـ اور بھینس کا بہائم انعام سے ہونا اظہر من الشمس ہے تو قربانی

www.besturdubooks.wordpress.com

گاومیش کے جواز کے قائل صرف حنفیہ ہی نہیں ہیں بلکہ حضرات شافعیہ بھی ہیں بلکہ جمیع امت کا یہی مذہب ہے کما علم ذلک من کلام ابن رشد وقاله ابن المنذر فيما حكاه صاحب المغني (٥٩٤/٢) والجواميس صنف من البقر بالإجماع، اهـ.

اور اگر کوئی یہ کہے کہ امام نووی نے شرح مسلم میں (١٥٥/٢) لکھا ہے: أجمع العلماء على أنه لاتجزی التضحية بغير الإبل والبقر والغنم إلا ماحكاه ابن المنذر عن الحسن بن صالح أنه قال يجوز التضحية ببقر الوحشي عن سبعة وبالظبي عن واحد وبه قال داؤد في بقرة الوحشي انتهى.

تو اس سے معلوم ہوا کہ صرف ابل وبقر وغنم ہی کی قربانی جائز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خود سیاق کلام بتا رہا ہے کہ حیوانات وحشیہ کی نفی مقصود ہے وقال النووي في شرح المهذب (٣٩٤/٨) نقل جماعة إجماع العلماء أن التضحية لا تصح إلا بالابل والبقر والغنم، فلا يجزی شئ من الحيوان غير ذالک وحكى ابن المنذر عن الحسن بن صالح أنه يجوز أن يضحى ببقر الوحشي عن سبعة وبالظبى عن واحد وبه قال داؤد فى بقرة الوحش انتهى اس عبارت کا بھی حاصل وہی ہے کہ حیوانات وحشیہ کی نفی کرنی مقصود ہے خود امام نووی تصریح فرما چکے ہیں کہ بقر میں جاموس بھی داخل ہے کما تقدم واللہ اعلم۔

بندہ محمد یونس غفرلہ

Scanned with CamScanner